بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

فرمان سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

قتلای وقتلی معاویۃ فی الجنۃ

میری طرف سے شہید ہونیوالے اور معاویہ کی طرف سے شہید ہونے والے سب جنتی ہیں (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۱۶۰۴۴ صحیح)

الدرۃ الحیدریہ

علیٰ

کلب الہاویہ عدو معاویہ

از

ابن خورشید ھادی

حضرت علامہ مفتی سید محمد نوید نعیم نقشبندی مجددی الازھری دامت برکاتہم العالیہ

قیمت 18 روپے

فقیر اپنی اس فقیرانہ کاوش کو جناب پیر ہارون الرشید صاحب موھڑوی کی خدمت میں ہدیہ تبریک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جن سے 14-8-2013ء کو ملاقات کے دوران انکی گفتگو نے فقیر کو حوصلہ بخشا اور اس کے نتیجے میں اللہ کریم جل جلالہ نے فقیر کو یہ چند صفحات پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر ۵۔ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-37249515 0307-4132690

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سیدنا امیر معاویہ ؓ کی شان میں احادیث

سیدنا امام حسن اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوئی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس صلح کے واقع ہونے کی پیش گوئی فرمادی تھی اور صلح کرنے والے دونوں گروہوں کو مسلمان قرار دیا تھا۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں: عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلٰی جَنْبِہٖ یَنْظُرُ اِلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّ اِلَیْہِ مَرَّۃً، وَیَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (بخاری: ۲۷۰۴، ابوداؤد: ۴۶۶۲، ترمذی: ۳۷۷۳)۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرمارہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْماً عِنْدَنَا، ثُمَّ اسْتَیْقَظَ یَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا اَضْحَکَکَ؟ قَالَ: اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ، یَرْکَبُوْنَ ھٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّۃِ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ، فَدَعَا لَھَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِیَۃَ، فَفَعَلَ مِثْلَھَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِھَا، فَاَجَابَھَا مِثْلَھَا، فَقَالَتْ: اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ، فَقَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِھَا عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِیاً، اَوَّلَ مَا رَکِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِیَۃَ (بخاری حدیث: ۲۷۸۸، مسلم حدیث: ۴۹۳۴، ابوداؤد حدیث: ۲۴۹۰، ترمذی حدیث: ۱۶۴۵، نسائی حدیث: ۳۱۷۱، ابن ماجہ حدیث: ۲۷۷۶)۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ حرام بنتِ ملحان فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا۔

عَنْ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ؓ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَّعِنْدَہٗ مَوْلًی لِابْنِ عَبَّاسٍ

، فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْہُ فَاِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ (بخاری حدیث: ۳۷۶۴)۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، انہوں نے ابن عباس کو جا کر بتایا۔ انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ؓ: قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ھَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ، فَاِنَّہٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ، قَالَ: اِنَّہٗ فَقِیْہٌ (بخاری حدیث: ۳۷۶۵)۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ ؓ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِشْقَصٍ (بخاری حدیث: ۱۷۳۰، مسلم حدیث: ۳۰۲۱، ابوداؤد حدیث: ۱۸۰۲، مسند احمد حدیث: ۱۶۹۰۰)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِہٖ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا ھٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ: مَا کَانَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مُتَّھِماً (مسند احمد حدیث: ۱۶۸۶۹، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: ۱۶۰۵۳، السنۃ للخلال: ۶۷۴) و لہ شواھد

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص (قینچی) سے قصر کراتے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سوا کسی کے ذریعے نہیں پہنچی تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَۃَ، وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیاً مَّھْدِیاً وَّاھْدِ بِہٖ (ترمذی حدیث: ۳۸۴۲، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۶۵۶، السنۃ للخلال: ۶۹۹)۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ، وَلّٰی مُعَاوِیَۃَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَیْراً وَّ وَلّٰی مُعَاوِیَۃَ، فَقَالَ: عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَۃَ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِہٖ (ترمذی حدیث

:۳۸۴۳)۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ (مسند احمد حدیث: ۱۷۱۵۲، ابن حبان حدیث: ۷۲۱۰) ضعیف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

محبوب کریم ﷺ نے فرمایا دَعُوا لِي أَصْحَابِي وَ أَصْهَارِيْ ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی میری خاطر میرے صحابہ کو اور میرے سسرال کو کچھ نہ کہا کرو، جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۷، المعجم الکبیر ۳۶۹/۱۷)۔ واضح رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے برادر نسبتی یعنی آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات

عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بِصِفِّيْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَّا وَأَذَّنُوْا ، وَأَقَمْنَا فَأَقَامُوْا ، فَصَلَّيْنَا وَصَلُّوْا ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا الْقَتْلَى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ انْصَرَفَ : مَا تَقُوْلُ فِيْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ (سنن سعید بن منصور القسم الثانی من الجلد الثالث حدیث: ۲۹۶۸)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ : قَتْلَايَ وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: ۱۶۰۴۴، مجمع الزوائد حدیث: ۱۵۹۲۷)۔ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا وَفِيْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ : يَا اَبَا سَعِيْدٍ ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِي النَّارِ؟ (الاستیعاب صفحہ ۶۷۹)۔

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابو سعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا قِيْلَ أَمُنَافِقُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلاً قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا (السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۳/۸)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: ابو بختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

شیعہ کی کتب سے تائید

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ [قرب الاسناد ۴۵/۱]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ۴۵/۱]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا

وَاحِدٌ ، وَنَبِیُّنَا وَاحِدٌ ، وَدَعوَتُنَا وَاحِدَۃٌ ، وَلَا نَستَزِیدُھُم فِی الاِیمَانِ بِاللّٰہِ وَالتَّصدِیقِ بِرَسُولِہٖ ، وَلَا یَستَزِیدُونَنَا ، اَلاَمرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اختَلَفنَا فِیہِ مِن دَمِ عُثمَانَ ، وَنَحنُ مِنہُ بَرَاءٌ [نہج البلاغہ مکتوب ۵۸]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اسکے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

صوفیاء کے اقوال

حضرت عبداللہ بن مبارک تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ فرمایا: وہ غبار جو معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا تھا اللہ کے نزدیک عمر بن عبدالعزیز جیسے ۱۰۰ آدمیوں سے بھی افضل ہے۔ معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے فرمایا اھدنا الصراط المستقیم اور معاویہ نے کہا آمین۔ (روح المعانی جز ۲۶ صفحہ ۱۴۷ زیر آیت وآخرین منہم)۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ساری زندگی سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں وظیفہ پیش کرتے رہے اور یہ دونوں شہزادے بخوشی اُسے قبول فرماتے رہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ضرورت مند اپنی حاجت لے کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہمارا رزق راستے میں ہے۔ تھوڑی دیر میں دینار کی پانچ تھیلیاں حضرت امیر معاویہ کی طرف سے پہنچ گئیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے۔ قاصد نے عرض کیا کہ امیر معاویہ دیر سے وظیفہ پیش کرنے پر معذرت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پانچوں تھیلیاں ضرورت مند کو دے دیں اور اتنی دیر بٹھائے رکھنے پر معذرت چاہی (کشف المحجوب صفحہ ۷۷)۔

حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: رہا امیر معاویہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کا معاملہ، تو وہ بھی حق پر تھے اسلیے کہ وہ خلیفہ مظلوم کے خون کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھے۔ پس ہر فریق کے پاس جنگ کے جواز کی ایک وجہ موجود تھی۔ لہٰذا ہمارے لیے سکوت اس سلسلہ میں سب سے اچھی بات ہے ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دینا چاہیے۔ وہ سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔ ہمارا کام تو یہ ہے کہ ہم اپنے عیوب پر نظر ڈالیں اور دلوں کو گناہوں کی چیزوں سے اور اپنی ظاہری حالتوں کو تباہی انگیز کاموں سے پاک اور صاف رکھیں (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۶)۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہایت ایمان افروز واقعہ شعروں میں لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ شیطان نے امیر المومنین

حضرت امیر معاویہ کو نماز کے وقت تھپکیاں دے کر سلا دیا۔ جب وہ جاگے تو نماز کا وقت گزر چکا تھا۔ آپ نماز کے قضاء ہونے پر سخت روئے اور پشیماں ہوئے۔ دوسرے دن شیطان نے انہیں بروقت جگا دیا۔ آپ نے شیطان سے پوچھا کہ تم تو لوگوں کو غافل کرنے پر لگے ہوئے ہو، آج تم نے مجھے نماز کیلیے کیسے جگا دیا؟ شیطان نے کہا کل نماز کے قضاء ہونے پر آپ اتنا روئے اور پشیماں ہوئے کہ اللہ نے آپکو نماز پڑھنے سے بھی زیادہ اجر دے دیا۔ آپ کو ملنے والا وہ اجر دیکھ کر میں نے سوچا کہ آپکو غافل کرنے سے بہتر ہے کہ آپ نماز ہی پڑھ لیں (مثنوی معنوی مولانا روم دفتر دوم صفحہ ۲۴۸)۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم سے بغاوت کرنے والے ہمارے بھائی ہیں۔ یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ فاسق۔ کیونکہ انکے پاس تاویل موجود ہے جو انہیں کافر اور فاسق کہنے سے روکتی ہے۔ اہل سنت اور رافضی دونوں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کیساتھ لڑائی کرنے والوں کو خطاء پر سمجھتے ہیں اور دونوں حضرت امیر کے حق پر ہونے کے قائل ہیں لیکن اہل سنت حضرت امیر سے جنگ کرنیوالوں کے حق میں محض خطا کے لفظ سے زیادہ سخت لفظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے اور زبان کو انکے طعن و تشنیع سے بچاتے ہیں اور حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا حیاء کرتے ہیں (مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب نمبر ۳۶)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حسن رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمانا امیر معاویہ کی امارت کے صحیح ہونے کا ثبوت ہے (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۹۷)۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو متقی اور اکابر صحابہ میں سے ہیں کے حق میں بغض و حسد رکھنا اور بدگمانی کرنا سراسر شقاوت ہے (مقابیس المجالس صفحہ ۱۰۱۴)۔

امام اہل سنت حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن دراصل امام حسن مجتبیٰ پر طعن ہے بلکہ انکے جد کریم ﷺ پر طعن ہے، بلکہ انکے رب عزوجل پر طعن ہے اس لیے کہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ غلط ہیں جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ ﷺ کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جنکی شان میں وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی اِن ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُّوحٰی وارد ہے۔ یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا ہے (المستند المعتمد صفحہ ۱۹۹)۔

قطب الاقطاب فقیہ اعظم حضرت پیر سائیں مفتی محمد قاسم مشوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں: کسی بھی صحابی بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا اسلام پر جرح کو مستلزم

ہے اور نصوصِ قطعیہ کے انکار کے مترادف ہے (ضربِ حیدری صفحہ ۱۵۱)۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: سیدنا علی ؓ اور سیدنا معاویہ ؓ کے باہمی نزاع کو ہم متشابہات کے درجہ میں رکھیں گے۔ ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم ان کے مرتبہ اور ان کی عظمت میں کسی قسم کا شک کریں اور کیونکر کریں جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ اور فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (انوارِ قمریہ صفحہ ۳۶۹)۔

تم نے تو ایک ضعیف حدیث کسی بھی کتاب سے مانگی تھی، ہم نے کثرت کے ساتھ احادیث میں سیدنا امیر معاویہ ؓ کی شان دکھا دی ہے، خود سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے صحیح ترین اقوال لکھ دیے ہیں، شیعہ کی کتابوں سے بھی تائید فراہم کر دی ہے، اور بے شمار صوفیاء کے ارشادات بھی لکھ دیے ہیں۔ دلائل کے اس سیلاب کے سامنے کوئی دو ٹانگوں والا نہیں ٹھہر سکتا۔ اور کوئی فراڈی صوفی اپنے نام نہاد تصوف کی آڑ میں آپ ؓ کی شان میں بدتمیزی نہیں کر سکتا۔ حسنِ ظن اور احتیاط کا بھی یہی تقاضا ہے اور اسی میں صوفیانہ ادب بھی موجود ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ کی شان میں زبان درازی نہ کی جائے۔

حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ: وَمَنْ یَّکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَۃَ فَذٰلِکَ کَلْبٌ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَۃِ یعنی جو امیر معاویہ ؓ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے (نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۳۰)۔

۱ اتنی زبردست تنبیہ اور اتمامِ حجت کر چکنے کے بعد ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اب بھی جو شخص ایسی گندی حرکت سے باز نہیں آتا بلاشبہ وہ جہنمی کتا ہے اور سیدنا امیر معاویہ ؓ کی مخالفت دراصل توہینِ رسالت کو مستلزم ہے۔ سیدنا امیر معاویہ ؓ کا گستاخ اگر چورہ شریف کا خلیفہ ہے تو ہم چورہ شریف کے آستان کے گدی نشین ہونے کی حیثیت سے اسے انتباہ کرتے ہیں کہ انسان بن جائے، اپنے ناپاک عقیدے سے توبہ کرے، اور اگر وہ دعویٰ کرتا ہو کہ میرے 60 لاکھ مرید ہیں اور ساڑھے سات ہزار خلیفے ہیں، میں امیر معاویہ کا دفاع کرنے والوں کو کچا کھا جاؤں گا۔ تو ہم اس پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مریدوں کی تعداد کا ایسا مغرور دعویٰ تو چورہ شریف والوں نے بھی کبھی نہیں کیا جن کے حق میں یہ بات سچ بھی ہو سکتی ہے، اور تمہیں خدا پر نہیں مریدوں اور خلیفوں پر بھروسہ ہے۔ الحمدللہ ہم تمہارے مرشد خانے کے صاحبزادے ہیں، یاد رکھو! ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تمہارے مریدوں کو تم سے ہٹ جانے کا مشورہ بلکہ حکم دیتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم تمہیں کچا کھانا تو کجا بھون کر بھی نہیں کھائیں گے خواہ کتنے ہی مرچ مصالحے لگے ہوں اسلیے کہ حرام چیز کو کھایا نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے مریدوں کو تمہارے شر سے محفوظ رکھے اور اللہ کرے تمہارے غیور مرید ہی تمہارے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔